سوال

(86)اذان جمعہ کا مقام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے اذان کہاں دینی چاہیے؟ (حافظ شفیق باغ، آزاد کشمیر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری (ج1ص134ح912) میں ابن ابی ذئب عن الزہری عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے روایت ہے کہ:

"كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ"

جمعہ کے دن پہلی (یعنی خطبہ والی) اذان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔۔۔الخ

یہی روایت امام طبرانی نے سلیمان التیمی عن الزہری عن السائب کی سند سے روایت کی ہے:

"كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں (جمعہ کی) اذان منبر کے قریب ہوتی تھی۔(ج7ص146، 147ح6646)

سلیمان التیمی "ثقہ عابد" تھے۔(تقریب التہذیب:2575)

آپ کی روایات کتب ستہ میں موجود ہیں۔(حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک) آپ پر تدلیس کا الزام غلط ہے۔دیکھئے النکت علی ابن الصلاح (ج2ص637۔638)

لیکن صحیح یہ ہے کہ آپ مدلس تھے۔دیکھئے تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری:3600)

نیز میری کتاب الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین (ص42) اور یہ روایت آپ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سنن ابی داود(1088) میں ایک روایت محمد بن اسحاق عن الزہری عن السائب کی سند سے ہے کہ :

"كان يؤذن بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلس على المنبر يوم الجمعة على باب المسجد الخ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تو مسجد کے دروازے پر اذان دی جاتی تھی۔

یہ روایت ضعیف اور منکر ہے محمد بن اسحاق اگرچہ صدوق حسن الحدیث راوی ہیں لیکن مشہور مدلس ہیں اور یہ روایت عن سے ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے اور صحیح بخاری والی حدیث کے مفہوم سے بھی بعید تر معلوم ہوتی ہے ، راجح یہی ہے کہ اذان ممبر کے قریب کہنی چاہیے۔ واللہ اعلم۔ (شہادت۔ دسمبر 2000ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الاذان۔صفحہ249

محدث فتویٰ